پیش رفت

دینی مدارس کے پانچوں وفاقوں کی مشترکہ تنظیم ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' کا حکومت کے ساتھ مدارس کے مختلف معاملات پر مذاکرات کا سلسلہ چلتا رہتا ہے ''دینی مدارس'' اس وقت گذشتہ بین الاقوامی ایجنڈے کے سرفہرست موضوعات میں جگہ پاچکے ہیں اوران کے اثرونفوذ کوختم کرنے کے لئے بیرونی لابیاں گذشتہ تمام ادوار کے مقابلے میں کہیں زیادہ عزم ووسائل کے ساتھ اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں جس کی وجہ سے حکومت پر کافی دباؤ ہے، دوسری طرف موجودہ حکومت بیرونی دباؤ کے سامنے سرتسلیم خم کردینے میں بھی بڑی مشہور ہوچکی ہے .... صدر پرویز مشرف صاحب اور دوسرے سرکاری عمائدین کے ساتھ ۷ ستمبر ۲۰۰۴ء کی ملاقات میں دینی مدارس کا موقف بڑی تفصیل کے ساتھ صدر وفاق المدارس شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے پیش کیا تھا۔ دینی مدارس کی اسناد سے متعلق اتحاد تنظیمات کی طرف سے ایک چارٹر بھی پیش کیا گیا تھا۔ جس میں یہ اصولی موقف اختیار کیا گیا تھا کہ پانچ وفاقوں میں ہرایک کو یا امتحانی یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے جس طرح بہت سارے تعلیمی اداروں کو یونیورسٹی کا چارٹر دیا گیا ہے اور اگر حکومت کو یہ مطالبہ کسی خاص وجہ سے منظور نہ ہو تو انہیں پرائیویٹ سیکٹر میں پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی نہج پر خودمختار بورڈ کی منظوری دے دی جائے۔

دینی مدارس کی ''شہادۃ العالمیہ'' کی سند کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن موجودہ ہائر ایجوکیشن نے ایم اے اسلامیات کے مساوی قرار دیا ہے لیکن ملک کی اکثر یونیورسٹیاں اس پر سندِ معادلہ نہیں دیتی ہیں، اتحاد نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نوٹیفکیشن جاری کرے جس میں یونیورسٹیوں کو مساوی سرٹیفکیٹ دینے کا پابند بنایا جائے، ۷ ستمبر ۲۰۰۴ء کی ملاقات میں اسناد کی آئینی حیثیت سے متعلق اتحاد کے مطالبے پر غور کرنے اور اسے حل کرنے کے لئے صدر پرویز صاحب نے وزارت تعلیم، وزارت مذہبی امور اور دوسرے متعلقہ افراد کو حکم دیا تھا، لیکن کئی ماہ سردخانے میں رہنے کے بعد اب گیارہ اور بارہ مارچ 2005ء کو اتحاد کے دوبارہ حکومت سے مذاکرات ہونے اور اس میں دینی مدارس کو امتحانی یونیورسٹی یا امتحانی بورڈ کا درجہ دینے کے لئے ایک سات رکنی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس میں وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کے علاوہ باقی وفاقوں کے نمائندے مذہبی امور اور وزارت تعلیم کے وفاقی سیکرٹری بھی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی مدارس کو بورڈ کا درجہ دینے کے لئے 25 مارچ تک ایک مسوّدہ تیار کرے گی۔ تاکہ اسے ایکٹ یا اسمبلی میں بل کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ دینی مدارس کے وفاق اپنا مضبوط امتحانی نیٹ ورک رکھتے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت صرف اس سال تقریباً 1,40,000 طلبہ وطالبات نے امتحان دیا جو بیک وقت ملک کے چاروں صوبوں بشمول گلگت وآزاد کشمیر میں منعقد ہوا اور اس کے لئے 660 امتحانی مراکز قائم کئے گئے تھے۔ یہ امتحان مثالی نظم وضبط کے ساتھ ملک بھر میں ہوتا ہے۔ اس لئے مدارس کی یہ تنظیمیں بہرحال امتحانی یونیورسٹیوں یا امتحانی بورڈز کا درجہ پانے کی مستحق ہیں۔ سرکاری حلقوں سے وقتاً فوقتاً مدارس کو قومی دھارے میں شامل کرنے کی بات کی جاتی ہے امتحانی یونیورسٹی یا بورڈ کا درجہ دیئے بغیر انہیں اس دھارے میں کیسے شامل کیا جاسکتا ہے۔ حکومت پیش رفت کے لئے یہ قدم تو اٹھائے ....